# 150617 ـ بیوی كے نام لكھ كر دیے گئے سامان سے دستبرداری كی شرط پر خاوند كا رجوع كرنا چاہتا ہے

### سوال

میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے اور اب وہ اس شرط پر رجوع كرنا چاہتا ہے كہ میں سارے سامان سے دستبردار ہو جاؤں، ابھی میری شادی كو صرف چار ماہ ہی ہوئے ہیں، كیا ایسا كرنا جائز ہے یا نہیں ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

الحمدللہ:

اول:

مہر بیوی كا ذاتی حق ہے چاہے مہر نقدی كی شكل میں ہو یا سونے كی شكل میں، یا پھر گھریلو سامان كی شكل میں جیسا كہ بعض ممالك اور علاقوں میں رواج پایا جاتا ہے.

مزید فائدہ كے لیے آپ سوال نمبر ( 2378 ) كے جواب كا مطالعہ كریں.

دوم:

اگر كوئی شخص بیوی كو طلاق دینے كے بعد رجوع كرنا چاہتا ہے تو اس كی دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

عدت ختم ہونے كے بعد رجوع كرے، اس حالت میں نیا نكاح كرنا ضروری ہے جو مكمل شروط و اركان كے ساتھ ہوگا یعنی اس میں ولی كی موجودگی اور دو گواہ اور مہر كے علاوہ بیوی اور اس كے ولی كی رضامندی ضروری ہے.

دوسری حالت:

عدت كے اندر رجوع كیا جائے، اس حالت میں عقد نكاح اور مہر كی ضرورت نہیں، اور نہ ہی بیوی اور اس كے ولی كی رضامندی كی ضرورت ہے، بلكہ خاوند گواہوں كی موجودگی میں بیوی سے رجوع كر سكتا ہے چاہے بیوی كو

علم بھی نہ ہو.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر ( 75027 ) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور بیوی کا اس پر مہر مؤخر قرض ہو یا پھر بیوی کا سامان کی شکل میں مہر قرض ہو اور وہ بیوی سے اس شرط پر رجوع کرنا چاہے کہ وہ اپنے اس مہر سے راضی و خوشی دستبردار ہو جائے تو یہ رجوع صحیح ہے؛ بیوی کو اپنے حق سے دستبردار ہونے کا حق حاصل ہے اگر وہ اس سے دستبردار ہو جاتی ہے تو اس میں کوئی مانع نہیں.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مسلمان اپنی شرطوں پر ( قائم رہتے ) ہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر ( 3594 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

بعض اوقات عورت یہ سمجھتی اور دیکھتی ہے کہ خاوند کے ساتھ رہنا طلاق حاصل کرنے سے بہتر ہے، اس لیے وہ اپنے کسی حق سے صرف اس لیے دستبردار ہو جاتی ہے کہ خاوند اسے اپنے ساتھ ہی رکھے اور طلاق نہ دے تو یہ صحیح ہے.

اسی کے متعلق اللہ عزوجل کا درج ذیل فرمان نازل ہوا ہے:

اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے کسی قسم کی زیادتی یا بے رخی کا ڈر رکھتی ہو تو دونوں پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ آپس میں کسی طرح کی صلح کر لیں، اور صلح بہتر ہے النساء ( 128 ).

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" یہ وہ عورت ہے جو اپنے خاوند کے پاس ہو اور خاوند اس کے پاس زیادہ نہ جانا چاہتا ہو اور اسے طلاق دے کر کسی دوسری عورت سے شادی کرنا چاہے، تو وہ عورت خاوند کو کہے: تم مجھے طلاق مت دو اور اپنے نکاح میں ہی رکھو، اور دوسری عورت سے شادی بھی کر لو، اور میری باری اور نفقہ سے تم آزاد ہو، تو اسی کے متعلق اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

تو ان پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ آپس میں کوئی صلح کر لیں، اور صلح بہت بہتر ہے .

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 5206 ).

واللہ اعلم .